Fikr-o-Nasar (Islamabad) 5:10 (1968)

افکار و آرا

مسلم فیملی لاز آرڈی ننس

۷۸۶
۹۹۶

محترمی مکرمی جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب بالقابہ۔ ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے مسلم فیملی لاز آرڈی ننس مجریہ کا علم ہے اور اپنی تحریری رائے پوری تفصیل کے ساتھ کئی صفحات میں اسلامی مشاورتی کونسل کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

مجھے "عائلی قوانین کمیشن" ۱۹۵۵ء کے پسِ منظر اور پیشِ منظر کا اور اس کے معزز و قابل صد احترام رکن مولانا احتشام الحق مدظلہٗ العالی کے دیانت دارانہ اختلاف کا علم ہے۔ جب اس کمیشن کی رپورٹ ۱۹۵۶ء میں منظر عام پر آئی ہے، اس کے مالہ وماعلیہ کا مجھے علم ہے۔ اس کارکردگی کا بلکہ حسن کارکردگی کا بھی علم ہے جو مارشل لاء (۱۹۵۸ء) کے نفاذ تک حکومتِ پاکستان کا طرۂ امتیاز رہا۔ صدر محترم نے اسی رپورٹ کی بنیاد پر جو مارچ ۱۹۶۱ء کو اعلان فرمایا، وہ بھی آج تک میرے کانوں میں گونج رہا ہے، خصوصاً یہ الفاظ جو اسلامی اور جمہوری رنگ میں رنگے ہوئے اچھی طرح یاد ہیں۔

"مسلم فیملی لاز آرڈی ننس قوانینِ خداوندی نہیں جن میں تبدیلی نہ ہو سکے۔ نئی پارلیمنٹ میں عوامی نمائندے ضرورت محسوس کریں تو تبدیلی کر سکتے ہیں۔"

اس کے جواب میں نامور ترین علماء کرام نے جو فتووں اور تبصروں کی شکل میں طرز اختیار فرمایا اور جو حکومت نے ضبط و اخذ کا جمہوری طریق پسند فرمایا، اس کا بھی علم ہے۔ میرے ناقص خیال میں

بہترین طریقہ یہ تھا اور ہے کہ معزز ممبران قومی اسمبلی فقہِ اسلامی کے ماہر ترین علماء کرام اور تجربہ کار دیانتدار وکلاء عظام کے افکار و آراء سے محدود مجالس کا بندوبست فرما کر استفادہ کا ایسا انتظام فرمائیں کہ استفادہ و افادہ میں کوئی تلخی نہ پیدا ہو۔ اور جو بزرگ اپنے روشن ترین دلائل و براہین کے ذریعہ کروڑوں عوام کے دلوں میں اذعان و یقین کی شمعیں روشن فرما سکتے ہیں ان کے لئے لکھے پڑھے سینکڑوں نمائندہ افراد کو اپنا مخلص ہم خیال بنانا از حد سہل ہے۔

"ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی" کے صدر محترم نے "جشنِ قرآن پاک" کی تقریب پر اس موضوع کے لئے اظہار رائے کا جو محدود پیمانہ پر انتظام فرمایا، وہ آپ کی مخلصانہ مساعی اور معزز ممبران کے حکیمانہ طرزِ عمل سے پایۂ تکمیل کو بخیر و خوبی پہنچا۔ ان معزز ترین بزرگوں کا احترام کرتا ہوں مگر میری بدقسمتی ہے کہ میری اس وقت بھی ناقص رائے یہ ہے کہ "فیملی لاز آرڈی ننس" کی کوئی دفعہ نصِ قرآنی اور شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح فیصلہ کے خلاف نہیں۔ ہاں ایک خاص بات جو "فیملی لاز آرڈی ننس" کی دفعہ ۴ کے متعلق ان بزرگوں کی مبارک زبانوں سے مشترکہ طور پر نکلی اس نے مجھے متاثر کیا اور میرے اس ناقص خیال کی تائید ہوئی جو سالہا سال سے کھٹکتی رہتی تھی۔ اسی ناقص خیال کو سب سے پہلے جسٹس منیر صاحب کی خدمت میں ادارۂ تحقیقات اسلامی کے معزز ترین ممبر جسٹس ایس اے رحمان صاحب کے توسط سے پیش کیا۔ ان کے بعد وہی ناقص خیال ہر لا ممبر کی خدمت میں پیش کرتا رہا ہوں اب آپ کے توسط سے پیش کرتا ہوں۔ اور اسی چیز کو ان معزز و محترم ممبران کمیٹی نے بطور اعتراض کے پیش فرمایا ہے۔

کہ کلالہ (لاولد) کی آیت ۱۷۶ میں لفظ "اِخوۃ" میں عموم پیدا کرنا ضروری ہے یعنی اگر ایک لاولد میت و مورث کا کوئی بھائی اس کی زندگی میں مرگیا ہو لیکن مورث کی وفات کے وقت اس مرحوم کی اولاد موجود ہو تو ان یتیم بھتیجوں کو قائمقامی کے اُصول پر مرحوم باپ کا حصہ ملنا چاہیئے بلکہ اس کو اور عام ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ جس طرح اولاد نہ ہونے کی صورت میں مورث کے والد کی اولاد (بھائی بہنیں) اس کی وارث ہوتی ہے۔ اسی طرح جس لاولد مورث کی موت کے وقت اس کے باپ کی اولاد بھی موجود نہ ہو تو لاولد مورث کے دادا کی اولاد (چچا وغیرہ) وارث ہوتی۔ اس لئے اگر ایسے لاولد مورث کی وفات کے وقت اس کا ایک چچا زندہ موجود ہو اور دوسرا چچا گو اس

کی زندگی میں مر چکا ہے لیکن اس کی اولاد زندہ موجود ہے۔ یہ اولاد (لاولد مورث کے چچازاد بھائی) اپنے مرحوم باپ (لاولد مورث کا بھائی) کے قائمقام ہوکر وارث ہوگی۔ یہی سلسلہ آگے بھی جاری رہے گا۔ پس اگر کوئی لاولد مورث فوت ہو جائے۔ اس کے باپ کی اولاد (لاولد مورث کے بھائی وغیرہ) موجود نہ ہو۔ اور دادا کی اولاد (چچا وغیرہ) بھی موجود نہ ہو مگر پڑدادا کی اولاد موجود ہو (باپ کا چچا وغیرہ)۔ اور ایسی صورت پیدا ہو کہ لاولد مورث کے والد کا ایک چچا تو لاولد مورث کی وفات کے وقت موجود ہو اور لاولد مورث کے باپ کا دوسرا چچا اس کی زندگی میں مر گیا ہو لیکن اس کی اولاد موجود ہو تو یہ اپنے مرحوم باپ کے قائمقام ہوکر لاولد مورث کے ترکہ میں سے حصہ لیں گے۔ اس فطری تقسیم کو ہمارے بزرگوں نے یوں تسلیم فرمایا ہے:۔

"وھم (العصبات بانفسھم) جزء المیت (اولادہ) وجزء ابیہ (اولاد ابیہ یعنی الاخوۃ) وجزء جدہ الاقرب (اعمام المیت وھم اولاد الجد) ثم اعمام الاب وھم اولاد اب الجد ثم اعمام الجد وھم اولاد جد الجد۔" (فتاویٰ سراجیہ و حواشیہا، ص ۱۴ مطبوعہ مجتبائی، دہلی۔

عائلی قوانین مجریہ کی دفعہ میں یہ اضافہ ضروری ہے اور اس کی قانونیت کا تقاضا ہے۔

میں اس اضافہ اور ترمیم کی نقل انگریزی میں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ اُمید ہے آپ بخیریت ہوں گے اور میری رائے ناقص کے منتظر ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس کو صدر محترم کی خدمت میں پیش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے اور یہ بھی کہ بزرگانِ کرام کی قلم بند شدہ آراء و افکار صدر محترم کی خدمت میں پیش کر چکے ہوں گے۔ والسلام مع الاحترام۔

دعاگو۔ غلام مُرشد خطیب

بھاٹی دروازہ۔ لاھور

تجدیدِ دہریت

جناب الطاف جاوید صاحب کا اعتذار "فکر و نظر" کے اکتوبر کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ اس سے اتفاق یا اختلاف اُن کے ناقدین کا منصب ہے۔ مگر اُن کی ایک بات غیر اسلامی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا ہے:۔